سلسلۂ تصوف نمبر ۲۳

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

ھٰذِہِ الرِّسَالَۃُ

فِی

اثباتِ تصوّرِ شیخ

از تصنیف لطیف

جناب پیر دستگیر ہادی بیدین متین سید محمد امین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلف الرشید
جناب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین منہاج العابدین ہادیٔ مضطرین
شہباز اوج تفرید عنقائے قاف تجرید ابوالوقت حضرت پیر چنن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
آلومہاری نقشبندی مجددی

جسے

اللہ والے کی قومی دکان رجسٹرڈ

مرید صادق الاعتقاد ملک چنن الدین تاجر کتب قومی منزل نقشبندیہ
بازار کشمیری لاہور نے
تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپوا کر شائع کیا

بار ششم

قیمت فی مجلد چار آنے

۴/-

رُوحانیت کا سبق

اگر آپ تصوّف کی نایاب کتابوں کے اُردو ترجمے پڑھ کر اپنی حالت درست کرنا اور اولیائے کرام و بزرگانِ عظام کے حالات سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو ان کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں:۔

تصانیف حضرت سلطان العارفین سلطان باہو قادری رح

اردو ترجمہ عین الفقر ... عا	اردو ترجمہ مجالستہ النبی ۴ر	اردو ترجمہ کلید التوحید ۴ر
" عقل بیدار .. عا	" امیر الکونین ۸عہ	" اسرار قادری .. عہ
" گنج الاسرار ۴ر	" حجت الاسرار ۵ر	" محبت الاسرار ۵ر
" محکم الفقرا ۵ر	" تیغ برہنہ ۴ر	" اورنگ شاہی ۴ر
" توفیق ہدایت ۴عہ	" قرب دیدار .. ۹ر	" فضل اللقا ۱۳ر
" محک الفقر کلاں ۸ہے	" نور الہدیٰ ۸ر	" کشف الاسرار ۴ر
" شمس العارفین عہ	رسالہ روحی ۱ر	" مفتاح العارفین ۸ر
" جامع الاسرار ۱۲ر	" کلید جنت ... ۱۲ر	مخزن فیض مدحیات ۱۲ر
ابیات باہو رح پنجابی .. ۴ر	دیوان باہو فارسی ۴ر	برکات سلطانیہ یعنی ترجمہ منظوم اردو دیوان باہو ۸ر
مناقب سلطانی موسوم بخیری ۶ر	" مترجم منظوم پنجابی ۸ر	

کتب مترجم منظوم پنجابی مترجمہ مولوی شاہ الدین فریدی قادری

دیوان باہو رح ۸ر	مثنوی بو علی شاہ قلندر رح ۸ر	رباعیات قلندر رح ۴ر
" حضرت غوث اعظم رح علہ	دیوان " " " عہ	مثنوی شمس تبریز و شیخ عطار رح ۸ر
" حافظ حصہ اول } ۸عہ	بیسر نامہ ۴ر	صلوٰۃ العارفین ۲ر
" " دوم }	دیوان محمود ۴ر	گلشن راز ۱۱عہ
" حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ } ۸عہ	دیوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ مع اصل عربی کلام للعہ ۴	مثنوی مولانا روم روم دفتر اول ۱۳عا

تصانیف محمد دارا شکوہ بادشاہ ہند قادری رح

حسنات العارفین ۹ر	سکینۃ الاولیا ... ۸عہ	رموز تصوف ... ۵ر
مجمع البحرین ۵ر	طریقت حقیقت ... ۵ر	حق نما ... ۵ر

اثبات تصورِ شیخ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہزاراں ہزار حمد و ثنا اُس ذات پاک کو جس نے ایک لفظ کن سے اپنی معرفت کے لئے اٹھارہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصۂ ظہور میں روشن کر دکھلایا کُنۡتُ کَنۡزاً مَخۡفِیًّا فَاَحۡبَبۡتُ اَنۡ اُعۡرَفَ فَخَلَقۡتُ الۡخَلۡقَ (میں خزانہ چھپا ہوا تھا پس میں نے دوست رکھا اس بات کو کہ پہچانا جاؤں پس پیدا کیا میں نے خلقت کو) اور دنیا کو موالید ثلثہ یعنی حیوانات و نباتات و جمادات سے خصوصاً آسمان کو مصداق وَلَقَدۡ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ (اور تحقیق سجایا ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے) آفتاب و مہتاب سیارات سے منور فرمایا۔ اور زمین کو جن و انسان و وحوش و طیور سے مزین کیا۔ چنانچہ مولوی جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

فلک را انجمن افروز انجم
زمین را زیب انجمن داده هر دم

پھر سب میں خلیفہ حق حضرت ابو البشر آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بفحوائے وَلَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ (اور تحقیق ہم نے مکرم بنی آدم کو برگزیدہ کر کے اپنے جمیع اوصاف سمیع و بصیر وغیرہ سے مطابق آیہ کریمہ فَجَعَلۡنٰہُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا (پس کیا ہمنے

اس کو سننے والا اور دیکھنے والا) موصوف کر کے اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (تحقیق میں زمین میں خلیفہ پیدا کرنے والا ہوں) کا خطاب بخش کر اپنا نائب بنایا۔ اور وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ (اور میں نے اس میں اپنی رُوح پھونکی، پس وہ اس کے لئے سجدہ کرنے والے ہیں) کا رتبہ عطا فرما کر مسجودِ ملائک ٹھیرایا۔ گویا خلق اٰدم علٰی صُوْرَتِہٖ (پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر) کا مصداق راست آیا۔ مولٰنا رُوم علیہ الرحمۃ مثنوی میں فرماتے ہیں ؎

کیفَ مَدَّ الظِّلْ[1] نقشِ اولیا است ۔ کو دلیلِ نورِ خورشیدِ خدا است

سایۂ یزداں بود بندہ خدا ۔ مُردۂ ایں عالم زندہ خدا[2]

عقلِ کل و نفسِ کُل مردِ خدا ست ۔ عرش و کرسی را مداں کز وے جدا ست

مظہرِ حق است ذاتِ پاک او ۔ زو بجو حق را از و دیگر مجو

طَہِّرَا بَیْتِیْ[3] نشانِ پاکی انست ۔ گنجِ نور است ار طلسمش خاکی است

برتر اند از عرش و کرسی و خلا ۔ ساکنانِ مقعدِ صدق و صفا

صد نشاں دارند و محوِ مطلق اند ۔ چہ نشاں بل عینِ دیدارِ حق اند

چشم را با روئے او مے دار جفت ۔ گرد منگیز از رہ بحث و گفت

یار را با یار چوں بنشستہ شد ۔ صد ہزاراں سرِّ دل دانستہ شد

لوحِ محفوظ است پیشانئے یار ۔ راز کونینش نماید آشکار

عزیزے فرماید ؎

۱؎ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْہِ دَلِیْلًا۔
کیا تو نے دیکھا نہیں اپنے رب کی جانب کہ کیونکر اس نے سایہ پھیلا دیا اور اگر چاہتا تو بنا دیتا اس کو ٹھیرا ہوا۔ پھر ہم نے ٹھیرا دیا اس پر آفتاب کو رہنما۔

۲؎ مراد ازیں اولیاء اللہ اند کہ بعد از نفس کشی خود را بمرتبۂ مُوتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا رسانیدہ اند۔

۳؎ تم دونوں میرے گھر کو پاک صاف رکھو۔

آں بادشاہ اعظم در بستہ بود محکم   پوشیدہ دلق آدم ناگاہ بر در آمد

ہ

اے مظہر جمالت ذرات عالمے را   ہر ذرہ را ز مہرت خورشید حسن پیدا
چوں ظاہر اند و عالم حسن رخ تو پیدا ست   کو دیدہ کہ بیند ہر سو جمال پیدا

قولہ تعالیٰ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ (پس جہاں منہ پھیرو وہاں ذات خدا ہے) اور سورۂ یونس میں اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے) جب خداوند تعالیٰ کو منظور ہوا کہ اپنے نور سے مخلوق کو منور اور مالا مال کرے۔ تو جناب سرور کائنات و مفخر موجودات رحمت عالمیان مصفوت آدمیان نتیجۂ دو زمان احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مبعوث فرما کر رحمت دو جہاں کی ٹھیرایا۔ قولہ تعالےٰ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (اور ہم نے آپ کو رحمت جہانیوں کے لئے بھیجا ہے) اور وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی (اور قریب ہے کہ تجھ کو تیرا رب دیگا پس تو راضی ہوگا) کا حکم فرما کر شافع روز محشر بنایا +

سبحان اللہ! خدا نے انسان کو کیا اعلےٰ رتبہ عطا فرمایا۔ اس واسطے آدمی کو لائق ہے کہ خداوند جل شانہ کو کسی وقت نہ بھولے۔ قولہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا[ل] (اے ایمان والو! اللہ کا بہت ذکر کرو اور اس کو پاکی سے دن رات یاد کرو) نظم

عمر کو جانو غنیمت اک نفس   جو گیا آتا نہیں پھر باز بس
کر ہمیشہ اے جواں تو یاد حق   گر خبر ہے تجھ کو غافل و داد حق
رکھ تو قائم ذکر صبح و شام کو   کر نہ ضائع عمر کے ایام کو
یاد حق کی ہے غذا اس روح کی   ہے یہی مرہم دل مجروح کی

ل وَاذْکُرْ رَّبَّکَ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ +

یادِ حق گر تو کرے اپنا شعار | قعرِ دوزخ میں نہ ہوگا تو خوار
دم جو غفلت میں گیا رحمٰن کے | ہے وہ بیشک ہمدم شیطان کے
اے پسر ذکرِ خدا بسیار کر | تا تو پائے دو عالم میں قدر
اے امیںؔ بس کر نہ کر کچھ قیل و قال | اک اشارت بس جو ہے مردِ کمال
خدا کے عشق میں قربان ہونا | خدا کے عشق میں دل جان کھونا
خدا کی طرف دل اپنا لگاؤ | محبت ماسوی اللہ سے اُٹھاؤ
محبت ذات کی ہے فرض یارو | کرو منظور میری عرض یارو
محبت غیر کی دامِ ہوس ہے | محبت ماسوئے بالکل عبث ہے
محبت غیر کی دل سے اُٹھاؤ | خیال اپنا اُسی کی طرف لاؤ
خدا کے نام پر قربان ہونا | خدا کی راہ میں دل جان کھونا
خدا کی ذات تب تصدیق ہووے | خدا کی صفت جب تحقیق ہووے
خدا کی صفت میں جب تم کرو غور | خدا کی ذات مل جائے گی فی الفور

حدیث شریف میں وارد ہے۔ تَفَكَّرُوْا فِىْ صِفَاتِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِىْ ذَاتِهٖ (فکر کرو یعنی سوچو اُس کی صفات میں اور نہ سوچو اُس کی ذات میں) اور قرآن مجید میں اللہ جلشانہٗ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ارشاد فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (اے محمدؐ! کہدے اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو، تو میری تابعداری کرو۔ اللہ تم کو دوست رکھے گا۔

پھر پارۂ چہارم کے تیسرے پاؤ کے اخیر میں زمین و آسمان کی پیدائش کے فکر کرنے میں وارد ہے۔ اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى

---

[1] شاہد حال ایں حدیث شریف است ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہٗ شیطاناً فھو لہٗ قرین۔

جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ ۔ بے شک آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے اور رات دن کے اختلاف میں البتہ داناؤں کے لئے نشانی ہے ۔ جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں پر اور فکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں ؟

اِن ہر دو آیات شریفہ سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ خداوند تعالٰے کا دیکھنا اُس کی ذات کا دیکھنا ہے ۔ کیونکہ وہ ذات ہر حدوث سے منزہ و پاک ہے ۔ بیچون و بیچگون ہے ۔ یہ آنکھیں ہماری عارضی اور ظاہر بین اُس نور پاک کو نہیں دیکھ سکتیں ، صوفیہ کرام رحمتہ اللہ علیہ نے اُس کے دیکھنے اور پہچاننے کا یہ طریقہ نکالا ہے کہ جیسا سُراغ سے مال مل جاتا ہے ۔ ویسا ہی مخلوق کے دیکھنے سے خالق کا نشان مل جاتا ہے ۔ مولوی جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

سرّ معنے عشق در دمنداں دانند ۔۔۔ نہ خود نشاؤ خود پسنداں دانند

از نقش تواں بسوئے نقاش شدن ۔۔۔ ایں نقش غریب نقشبنداں دانند

؎

نقش کو دیکھ کر نقاش پاوے ۔۔۔ بنا نقشوں نہیں نقاش آوے

فکر کا حکم ہے قرآں میں آیا ۔۔۔ دیکھو قرآں میں کیا فرمان آیا

تصوّر فکر کا معنے ہے یارو ۔۔۔ تصوّر ذکر کی ہے شرط یارو

بنا شرطوں ہوئے مشروط فانی ۔۔۔ بنا مشروط کے ہے شرط فانی

چونکہ انسان اکرم و اشرف المخلوقات ہے ۔ اور بمقتضائے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ جملہ کائنات سے افضل اور برتر ہے ۔ پس اُس کا دیکھنا اور اُس کی محبت ، خدا کا دیکھنا اور خدا کی محبت ہے ۔ بلکہ ذکر خدا کے ساتھ خاص بندہ خدا کا دیکھنا شرط ہے ۔ اور شرط بغیر مشروط کے فوت ہو جاتی ہے ۔ اور مشروط سوائے شرط کے معدوم سمجھی جاتی ہے ۔ پھر بندگانِ خدا جو

ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ اُن کے چہرۂ مبارک کی طرف خیال رکھنا بھی شرط ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کے پارہ پندرہاں سورۂ کہف میں وارد ہے۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ (ضبط کر اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ کہ اپنے رب کو رات اور دن یاد کرتے رہیں اخلاص سے اور مت پھیر اپنی آنکھوں کو اُن سے) ٭

اس آیت شریفہ سے ثابت ہوا کہ بندگان خدا کا دیکھنا اور ان کی محبت کا خیال رکھنا ہر وقت فرض ہے۔ اسی خیال رکھنے کو فکر کہتے ہیں۔ اور اسی کو تصور کہتے ہیں ٭

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بندگان خدا کے دیکھنے کی تعریف فرماتے ہیں حدیث شریف هُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ (وہ لوگ ہیں کہ جب دیکھے جاویں تو اللہ یاد آوے) ٭

پھر دوسری حدیث شریف میں فرماتے ہیں۔ اِنَّ النَّظْرَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عِبَادَةٌ (تحقیق نظر یعنی دیکھنا اُن کے چہرہ پر بڑی عبادت ہے) ٭

حضرت شاہ عبدالحق صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ کی شرح باب حفظ اللسان والغیبۃ میں اس حدیث کی شرح فرماتے ہیں۔ خِيَارُ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ (اللہ کے برگزیدہ وہ لوگ ہیں کہ جب اُن کو دیکھا جائے تو اللہ جل وعلا یاد پڑ جائے) ٭

اور فکر کے بارے میں بہت سی آیات مقدسہ اور احادیث شریفہ وارد ہیں۔ تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِ الثَّقَلَيْنِ (ایک ساعت کا فکر دو جہان کے عمل سے اچھا ہے) اھ

حدیث دیگر۔ تَفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ السَّنَتَیْنِ (ایک ساعت کا فکر دو سال کی عبادت سے بہتر ہے)

پھر سورۃ الرّوم کے رکوع اوّل میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے:۔

اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا فِیْ اَنْفُسِہِمْ مَا خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّہِمْ لَکٰفِرُوْنَ (کیا انھوں نے غور کیا اپنے دل ہیں کہ اللہ نے نہیں پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے۔ مگر تدبیر سے اور ایک وقت مقرر پر اور بیشک بہتیرے آدمی اپنے پروردگار سے ملنے کے منکر ہیں)

پھر اللہ صاحب نے اسی سورہ میں فرمایا ہے۔ کہ یہ کل مخلوق میرا نشان ہے۔ وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْہَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ (اور اسی کی نشانیوں میں یہی ہے۔ کہ اُس نے پیدا کر دیا تمہارے لئے تمہاری جنس میں سے بیبیوں کو تاکہ تم آرام پاؤ اُن کی طرف اور پیدا کر دیا تمہارے درمیان پیار اور مہربانی بیشک اس میں نشانیاں ہیں اُن کے لیئے جو غور کرتے ہیں)

پھر اسی کے آگے فرمایا۔ وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ (اور اُس کی نشانیوں میں سے آسمان و زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری بولیوں اور تمہاری رنگتوں کا مختلف ہونا بھی ہے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں۔ سمجھنے والوں کے لیئے)

خداوند تعالےٰ بار بار تاکید سے فرماتے ہیں کہ میری پیدائش کا فکر کرو۔ اور مخلوق کو دیکھو تو تم کو میرا خالق ہونا ثابت ہو جائے گا۔ جیسا کہ جب کسی کا مال

گم ہو جائے تو کھوج سے نشان مل جاتا ہے ؎

حدیث مصطفےٰ شاہد ہے اس پر | دیکھو اس مرد کامل کو نظر کر
کہ جس کی دید سے حق یاد آئے | خدا کے ماسوا سب کچھ بھلائے
تصور صوفیا کہتے اسی کو | تصور با صفا کہتے اسی کو
تصور شیخ ہادی راہ مولا | تصور پیر و قبلہ سب سے اولا
کہ جس کا دیکھنا افضل ترین ہے | یہ سیدھا راستہ خلد بریں ہے
نقش کو دیکھ کر نقاش یاد آوے | سوا نقشوں نہیں نقاش آوے

سب موجودات اللہ کا نشان ہے۔ مگر اشرف المخلوقات انسان ہے۔ پس افضل مخلوق کا دیکھنا سب سے بہتر ہے۔ جس کی شان میں حدیث قدسی وارد ہے۔ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ (آدمی میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں) ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قولی حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ (جس نے مجھ کو دیکھا پس اس نے حق کو دیکھا) ؎

دیکھا جس نے محمدؐ مصطفےٰ کو | دیکھا اس نے حقیقت میں خدا کو
جو ہو عاشق حبیب کبریا کا | وہی عاشق ہے رب دوسرا کا
محمدؐ مصطفےٰ خیر الورا ہے | محمدؐ شافع روز جزا ہے
محمدؐ مصطفےٰ پیدا نہ ہوتے | نہ ہوتا کچھ اگر سرور نہ ہوتے
ہے سب ایجاد عالم ان کی خاطر | ہے کل مخلوق ظاہر ان کی خاطر
رسول اللہ کے چارے یار غمخوار | تصدق جان کر اپنی تو ان سو بار
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ | رسول اللہؐ کے پیارے وہ بہادر
امام حسنینؓ قرۃ العین حضرت | شباہت میں ہیں عین العین حضرت

علیؓ کے لاڈلے سبطِ نبیؐ کے پیارے فاطمہؓ بنتِ نبیؐ کے

اے عزیزو! صوفی لوگ جو خدا پرست ہیں وہ عشق مولےٰ میں محو مطلق ہیں، یہ لوگ مراقبہ کے وقت ذکر کے ساتھ فکر کو جو ایک لازمی اور ضروری شرط ہے۔ یہ تعظیمی محبت کا خیال بباعث صحبت دوامی کے ہمیشہ دل میں جمایا رکھتے ہیں۔ یعنی اپنے مرشد کی صورت کا خیال (تصور) اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ تاکہ برے خیالوں اور برے فعلوں سے بچ جائیں۔ جب تک نیک خیال کسی کے دل میں جما رہتا ہے۔ تب تک اس کے دل میں کوئی خیال فاسد دخل نہیں پاتا۔ بڑے بڑے عالم۔ عابد و زاہد اور رسیدگان خدا کا جب نفس سرکش اور غالب اور قادر ہو جاتا ہے تو کود پڑتا ہے۔ اور سنبھلا نہیں رہتا۔ جب ایک مومن موحد بندۂ خدا جو خدا کو حاضر و ناظر بھی جانتا ہو۔ اور یہ بھی سمجھتا ہو کہ خدا میرے اس برے فعل کو دیکھتا ہے۔ پھر بھی اُس پر نفس سرکش قابو پا لیتا ہے۔ ہاں اگر ایسے وقت میں اُن کے پاس کوئی لڑکا نابالغ آٹھ، نو سال کا بھی ہو، تو اُن کو شرم آتی ہے۔ افسوس جب ایک بچہ سے نفس کی سرکشی کے وقت حیا دامنگیر ہوتی ہے۔ تو پھر چہ جائے کہ صورت مرشد پیش نظر ہو! اور مرتکب معاصی ہو۔ ہرگز ہرگز نہیں ٭

اسی واسطے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ (اور اُس عورت نے ارادہ بد کیا یوسف سے اور یوسف بھی ارادہ کر ہی چکا تھا۔ اگر نہ ہوتا کہ اس نے دیکھ لی دلیل اپنے پروردگار کی) ٭

مولوی محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ تفسیر محمدی میں آیت بالا کی تفسیر میں فرماتے ہیں ؎

اِک آکھن اُنگلاں مُنہ وچ پا کے منع یوسف نوں کیتا
اِک آکھن سینے تے ہتھ مار یا شہوت مٹ گئی میتا
اکثر کہن جو یہ یہودی صورت یوسف نوں دس آئی
اُس کہیا توں نبیاں اندر ایکہیوں ایہ کی کریں کمائی

سُبحان اللہ جل شانہٗ نے انسان کو بڑا اعلےٰ رُتبہ عطا فرما کر اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کے معزز خطاب سے ممتاز کیا۔ انہی کی شان میں اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ فرمایا۔ اور خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ اور وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ انسان ہی کے حق میں فرمایا۔ نظم

خلافت کا تھا جب انعام ہوا
ملائک کو تھا تب اعلام ہوا
خلیفہ جب کہ آدم کو بنایا
فرشتوں سے اُسے سجدہ کرایا
دیکھو انسان کو کیا فخر ہوا
شیطان انکار سے بے قدر ہوا
ہو ان کے ماننے سے ثابت ایماں
ہو وہ بندہ خدا سچا مُسلماں
اگر اللہ اللہ میں عمر ساری
بغیر از حُبّ احمد تو نے ناری
اسے توحید میں ثابت قدم رہ
مگر عاشق محمد دم بدم رہ
اگر آدم کو نہ یہ فخر ہوتا
بھلا ابلیس پر کیوں حیف ہوتا
جو منکر شان و عزت آدمی ہے
وہ مردودِ خدا مردِ لعیں ہے
دیکھو جس کا ہوا شیطان ہمدم
رہے مردود وہ ملعون ہر دم
شیطاں کو عار جب آدم سے آئی
سبھی مخلوق سے لعنت دوائی

ہوا مردود ہر ماؤ شما کا
ہوا مغضوب مردود خدا کا

اے عزیزو! خدا کے خوف سے ڈرو۔ اور بندگان خدا کو حقارت سے نہ دیکھو! اور ان کی تعظیم و تکریم سے انکار مت کرو۔ اُن کی تعظیم اور اُن سے محبت رکھنے والوں کو مشرک، پیر پرست بناتے ہو۔ خداوند تعالیٰ سب کو راہ مستقیم پر لائے۔ اور ہدایت کا رستہ اپنے فضل و کرم سے دکھائے۔ اور شیطان کی طرح راندۂ درگاہ نہ بنائے ٭

اے عزیزو! شاید تم کو ابلیس کا حال یاد نہیں رہا۔ کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و تکریم و تعظیم نہ کرنے سے مردود و مغضوب الٰہی ہُوا ٭

پس اے طالبانِ خدا مجھ کو ڈر ہے کہ تم بھی ابلیس کی طرح نہ ہو جاؤ۔ دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کی تعظیم کے لئے خداوند تعالیٰ کیا فرماتا ہے۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (جو تابعداری کرے رسولؐ کی پس تابعداری کی اللہ کی) ٭

پھر پارہ حٰم (۲۶) میں ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (اے مومنو! مت آگے بڑھو خدا کے اور رسول اس کے کے۔ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے) ٭

نیز ارشاد ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (اے لوگو! جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو آواز اپنی کو نبی کی آواز پر اور مت آواز بلند کرو اوپر اس کے بیچ بولی کے جیسا کہ بلند کرتے ہیں۔ بعض تمہارے واسطے بعض کے۔ ایسا نہ ہو کہ کھو جائیں عمل تمہارے اور نہ جانتے ہو) ٭

مندرجہ بالا حکم قرآنی محض آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہی نہیں

بلکہ کل بندگان خدا کے واسطے ہے۔ جو خدائے تعالیٰ کے تابعدار ہیں ۔
مثنوی شریف میں مولنا روم فرماتے ہیں ؎

از خدا جوئیم توفیق ادب | بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد | بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ایک اور صاحب فرماتے ہیں ؎

با ادب باش تا بزرگ شوی | کہ بزرگی نتیجۂ ادب ہست

یہ فکر اور ادب جو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے۔ اسی کو تصور کہتے ہیں۔ جو طالب المولےٰ بوقت ذکر فکر رکھتے ہیں۔ یعنی اپنے مرشد کی صورت کا خیال دل میں جماتے ہیں۔ اسی تصور کی برکت سے ظاہر اور باطن کے فائدے اٹھاتے ہیں جس سے یہ ظاہر بین خشک ملاں محروم رہتے ہیں۔ تصور کی کہاں تک تعریف کی جائے، تھوڑی ہے ۔

چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الرَّحْمٰنِ (مومن ایک آئینہ ہے خدا کا) ۔

اسی ایمان کے متعلق اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ الآیۃ (اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اُس کے کے) ۔

لہٰذا چند ابیات تصور کے لکھتا ہوں ؎

تصور کی حقیقت گر تو جانے | تصور رہبر مولاہ تو مانے
نہ کر انکار اس سے یار جانی | تصور مومنیں کی ہے نشانی
تصور شیخ ہادی راہ خدا ہے | تصور دافع رنج و بلا ہے
تصور سے تو اڑ آسمان جائیں | تصور سے مزہ ایمان پائیں

تصور نفس کو کشتہ بنائے — تصور نفس کو مومن بنائے
تصور بن نہیں کچھ یار بنتا — تصور بن نہیں انسان بنتا
تصور قاعدہ ہے صوفیا کا — تصور مائدہ ہے اتقیا کا
تصور قاعدہ کلیہ یارو — سوا اس کے نہ اپنا مغز مارو
تصور کا حکم قرآں میں آیا — حدیثوں میں حکم یہ صاف پایا
تصور نفس کو مردہ بنائے — تصور روح کو زندہ بنائے
تصور نردباں ہے معرفت کا — تصور رہنما ہے معرفت کا
تصور سے ملے صحت دوامی — تصور سے ہوئے یہ نفس فانی
مجازی سے حقیقت طرف جاوے — حقیقت سے بقا کی طرف آوے
بقا پھر طرف حیرت کی لے جائے — تحیر اس کو پھر جلدی ملائے

پس اے عزیز! ہر انسان کو واجب بلکہ فرض ہے کہ بندگان خدا کی محبت و مودت کا بیج اپنے دل میں بوئے اور ان کی صحبت اختیار کرے۔ بندگان خدا کی محبت عین خدا کی محبت ہے! اور ان کی صحبت عین خدا کی صحبت ہے۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا — گو نشیند در حضور اولیا

پس ہر انسان پر لازم ہے اور خاص کر طالبان مولیٰ کے واسطے فرض عین ہے کہ ہر وقت اپنے مرشد کی صورت و محبت کو دل میں جمائے رکھے۔ کیونکہ کل کتب تصوف میں اس کو یعنی رابطہ شیخ کو رکن اعظم لکھا ہے۔

مولانا مولوی عبد الصمد رحمۃ اللہ علیہ مثنوی تحفۃ العاشقین میں فرماتے ہیں ؎

رابطہ کیا ہے یہ عینک ہے پسر — نور وحدت صاف آتا ہے نظر

لفظ فی خلق السماء کہتا ہے حق | عالم راسخ سے پڑھ اِس کا سبق
رابطہ کیا ہے دوا ہے اے پسر | دے شفا دل کے مرض کو یہ مگر
مانع وسواس ہے یہ رابطہ | ماسوا حق کے نہ دے یہ راستہ
ہے غذائے باطنی کا یہ امام | نفس امارہ کو کردے یہ تمام

چند معتبر کتب کے نام نامی و اسمائے گرامی بطور شہادت کے لکھتا ہوں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں :-

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قول الجمیل میں، اور حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی رح اپنے مکتوبات کے ۲۳ مکتوب میں۔ اور مولنا مولوی جامی رح نفحات الانس، اور رشحات میں۔ اور حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب کہ فاضل اجل مرشد ابن مرشد امام فخر الدین رح اورنگ آبادی کے ہیں۔ اپنی کتاب کشکول میں، اور حضرت محمد اسحاق محدث دہلوی مایہ مسائل میں۔ اور مولوی عبدالغفور اپنی کتاب تکملہ حاشیہ نفحات میں۔ اور حضرت اخوند درویزہ ارشاد الطالبین میں۔ اور حضرت قطب الدین دمشقی مایہ مسائل میں۔ اور حضرت یعقوب چرخی رح اپنی تفسیر میں اور حضرت امام محمد غزالی رح احیاء العلوم میں۔ اور جناب شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رح عوارف المعارف میں۔ اور دیگر کتب تصوف میں سے بخوبی ثابت ہے۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے ؛

تمت بالخیر

ثبوت بیعت

الموسوم بہ

"ایہ سودا اللہ والے دا"

پنجابی نظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبھ ذکر کرو رب باری دا — ہے خالق خلقت ساری دا
ایہ رستہ نیکو کاری دا — اُس اگے سیس نواؤنی
وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اوہ مالک حضرت اسماناں دا — ہر شئے جن انساناں دا
ہے پالن ہار جہاناں دا — اوہدا دم دم نام تہاؤنی
وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

ایہ بیعت امر ضروریئے — اوہدی خبر قرآنوں پوریئے
جس کیتی ترک قصوریئے — چھڈ راہ کوراہ نہ جاؤنی
وچ بیعت نہ ڈھل نہ لاؤنی

اُس بھیجیا نبی پیارے نوں — فرمایا عالم سارے نوں

پارہ ۲۶ سورت فتح میں اللہ صاحب فرماتے ہیں، اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی

بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا ؕ

حدیث شریف میں آیا ہے۔ اَلنَّاسُ كَانُوْا يُبَايِعُوْنَكَ تَارَةً عَلَى الْهِجْرَةِ وَ الْجِهَادِ وَتَارَةً عَلٰى تَمَسُّكٍ بِالسُّنَّةِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَتِ وَالْحِرْصِ عَلَى الطَّاعَةِ كَمَا صَحَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَايَعَ نِسْوَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى عَنْ لَا يَعُنَّ اِقَامَةِ الْاَرْكَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى الثَّبَاتِ وَالْفِرَارِ مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ ؕ

من لو سب نبی ہمارے نوں ۔ تا حشر خلاصی پاؤنی
وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اوہدا شرف تے شان نرالا ئے ۔ اوہ سبھ نبیاں تھیں اعلیٰ ئے
جس نبیاں سدا سوکھا لائے ۔ چھڈو کفر ایمان لیاؤنی
وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اوہدے در تے جہڑی آوے گی ۔ اوہ کدی نہ خالی جاوے گی
جو منگے گی سو پاوے گی ۔ آ ٹو دلی مراداں پاؤنی
وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اوہ خاتم ہے رسالت دا ۔ اوہ مالک ہے ولایت دا
اوہ ہادی راہ ہدایت دا ۔ اُس کنوں ہدایت پاؤنی
وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اُس پچھے کوئی رسول نہیں ۔ جہڑا دعوے کرے قبول نہیں
سچ جانو بات فضول نہیں ۔ پڑھ مصحف صدق لیاؤنی
وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

سورہ احزاب میں خداوند تبارک تعالیٰ فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ؕ

جیوں آدم اہل خلافت ہے سب خلقت کارن رحمت ہے	تیوں احمدؐ اہل شرافت ہے اور رحمت رب دی پاونی
وچ بیعت ڈھل نہ لاونی	
حق نائب اُس دے چار ہوئے عثمانؓ حیدرؓ کرار ہوئے	صدیقؓ عمرؓ ابرار ہوئے جنہاں جو ہتھیں گھول گھماونی
وچ بیعت ڈھل نہ لاونی	
وت حسنؓ حسینؓ جوان دونویں نبی پاک دے جگر دے جان دونویں	اوہ سید عالی شان دونویں سبھ ادب بجا لیاونی
وچ بیعت ڈھل نہ لاونی	
اصحابیؓ نبی پیارے نے راہ دسن والے سارے نے	فرمایا جیویں ستارے نے چاہو جس تھیں رستہ پاونی
وچ بیعت ڈھل نہ لاونی	
حدیث شریف میں وارد ہے کہ اَصْحَابِي كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ	
نبی پاک دیاں ساریاں یاراں نی سبھ ولیاں نیکوکاراں نی	ہور آل اصحاب ابراراں نی رت پڑھو صلوٰۃ پہنچاونی
وچ بیعت ڈھل نہ لاونی	
ہے بیعت فرض قبول کرو انکار نہ کرو کوئی پیر پھڑو	سنگ پاکاں رلو بہشت وڑو میر آکھیا دل تے لاونی
وچ بیعت ڈھل نہ لاونی	
رب احمدؐ نوں فرمایا ئے کجھ گھروں نہ اساں بنایا ئے	وچ مصحف ایہ آیا ہے کرو بیعت خدا فرمائے نی

وچہ بیعت ڈھل نہ لاوُنی

اے نبی زناں نوں کر بیعت
ہو قتل زنا جیوں وچہ آیت

چھڈ دیہوا ایہ شرک چوری عادت
سبھ پڑھے مطلب پاوُنی

وچہ بیعت ڈھل نہ لاوُنی

پارہ ۲۸ میں یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ، (الممتحنہ) ؛

وچہ مصحف دے ایہ آیت ہے
جیہڑا تارک صاحب بدعت ہے

خواہ فرض واجب خواہ سنّت ہے
اوہدے نیڑے مول نہ جاوُنی

وچہ بیعت ڈھل نہ لاوُنی

ایہ آدم بیتلا گل دا ہے
اوہ مرشد باہجھ نہ ہل دا ہے

وچہ اس دے بھید اک دل دا ہے
کوئی مرشد ڈھونڈ بناوُنی

وچہ بیعت ڈھل نہ لاوُنی

قولہ تعالٰی وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ، حدیث شریف اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ ۔ حدیث دوم میں ہے ۔ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ ؛

بن مرشد قرب کمال نہیں
بن مرشد کدی وصال نہیں

بن مرشد پاک جمال نہیں
کیوں ٹکیاں پھرنا دا اوُنی

وچہ بیعت ڈھل نہ لاوُنی

بن مرشد دل دا ذوق نہیں
بن مرشد حاصل فوق نہیں

بن مرشد دل دا شوق نہیں
کر بیعت درجے پاوُنی

وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

بن مرشد اطمینان نہیں
بن مرشد حشر امان نہیں
بن مرشد ٹھیک ایمان نہیں
بن مرشد نہ مرجاؤنی

وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

بن مرشد کجھ نہ لبھدائے
بن مرشد پتا نہ رب دائے
بن مرشد کم نہ پھبدائے
خواہ کتنا زہد کماؤنی

وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

آجاؤ وچہ آل مہار سیتو
ٹکھ ڈٹھیاں جان آزار سیتو
ویکھو سید نیکو کار سیتو
کوئی غیر خیال نہ لیاؤنی

وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اوہدا نام محمد امین پیارا
اساں منیاں نال یقین پیارا
نقشبند ثالث دین پیارا
پیاری عمر نہ مفت ونجاؤنی

وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اوہ سچا اہل شریعت ہے
اوہ سچا اہل حقیقت ہے
اوہ سچا اہل طریقت ہے
آ معرفت اس تھیں پاؤنی

وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اوہ ایسا ولی کمال ہویا
دو جگ وچہ مالا مال ہویا
جس منیاں سدا نہال ہویا
تسیں نال ارادت آؤنی

وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اوہ وانگ رسول خلیق جیہے نی
اوہ ولی کمال تحقیق جیہے نی
اوہ عاشق وانگ صدیق جیہے نی
چھڈ و شبہے یقین لیاؤنی

وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اوہدا چہرہ چن نورانی ہے | اوہ سوہنا یوسف ثانی ہے
اوہ سچا پیر حقانی ہے | اوہدا درشن آ کے پاؤنی

وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اوہدی مٹھی بات نبات جیہی | وت چشمہ آب حیات جیہی
زلف لیلۃ القدر رات جیہی | سبھے رل مل خوشی مناؤنی

وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اوہ صاحب کشف کرامت دے | اوہ صاحب حلم سخاوت دے
اوہ چشمہ فیض نبی رحمت دے | جھب آ اوہنی پی جاؤنی

وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اوہ رنگیا رنگ حقانی دا | اوہ واقف راز نہانی دا
اوہ معالج مرض روحانی دا | تسیں آن علاج کراؤنی

وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

قولہ تعالےٰ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ (پ سورۃ البقرہ ع آخر)

رب یاد اُس ڈٹھیاں آوے نی | سبھ حرص ہوا اُڈ جاوے نی
دل ذکروں لذت پاوے نی | بھانویں آ کے تے آزماؤنی

وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

چنانچہ حضرت شاہ عبدالحق صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ کے باب حفظ اللسان میں اس حدیث کی شرح فرماتے ہیں خیار عباد الذین اذا رُؤا ذُکِرَ اللّٰہُ دوسری حدیث شریف اُنظر علٰی وجہہ عبادۃ

جدوں کرائے توبہ یاراں نوں | [illegible] | پیا ہوئے اثر دیواراں نوں
دل پاپ ساڑا نواراں نوں | | اُس مجلس دے وچ آؤنی

جیسا کہ مشکوٰۃ کے باب ذکر میں یہ حدیث شریف درج ہے۔ اس واسطے حلقہ ذاکروں میں داخل ہونا واجب بلکہ فرض ہے۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا وَقَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ (رواہ الترمذی) ترجمہ روایت حضرت انسؓ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس وقت دیکھو باغ جنت کا پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہؓ نے کیا ہیں باغ بہشت۔ فرمایا حلقہ ذاکران جس وقت دیکھو داخل ہو جاؤ اس حلقہ میں +

سکھ تو جو سکھلاندا ہے
توحید دا چشمہ پلاندا ہے
کرو بیعت آپ بولاندا ہے
لوہے نوں نشے چڑھاؤنی
وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

قولہ تعالیٰ وَسَقٰہُمْ رَبُّہُمْ شَرَابًا طَہُوْرًا (ترجمہ) الٰہی پروردگار اُن کو پاکیزہ شراب پلائیگا (پ ۲۹ سورہ دہر)

اُس خمروں جو مخمور ہوئے
اتے باطن نوروں نور ہوئے
ایہہ ہستی اُس دی دور ہوئے
جے دل دی ہستی جاہونی
وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

سکھ لو رستہ رب پاون دا
ایہہ حکمت ہے آون جاون دا
کجھ فکر کرو مر جاون دا
دلبر دلوں نہ بھلاؤنی
وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

جید اوڑک ایتھوں جانا ہے
ایہہ جگت مسافر خانہ ہے
پھر گور اکیلے ڈیرا ناہے
دال اس دے نال نہ لاؤنی
وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اُہدے نال جنہاں دل لایا ہے
اونہاں اوڑک پچھوتایا ہے
کجھ نفع نہ اس تھیں پایا ہے
ستیو پچھو نہ دھوکا کھاؤنی
وچ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

اَج کر تو جو کُجھ کرنا جے اگے رب دے حاصل بھرنا جے		پھر اوڑک اِک دن مرنا جے مت رووو پچھوتاوٗنی
	وچہ بیعت ڈھل نہ لاوٗنی	
بڑا شاہ سکندر عالی سی سبھ چھوڑ گیا ایہ خالی سی		جیہڑا ہفت اقلیم دا والی سی کردسو جو نال لے جاوٗنی
	وچہ بیعت ڈھل نہ لاوٗنی	

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ (پ۲۰ سورت عنکبوت)

اوہ کتھے ماہ کنعانی ہے سبھ فانی ہے سبھ فانی ہے		اوہ کتھے تخت سلیمانی ہے ذرا ایہ دل نوں سمجھاوٗنی
	وچہ بیعت ڈھل نہ لاوٗنی	
جیہڑے وچ گئے کرن خدائی دے گئے نال ذِلت رسوائی دے		بن بیٹھے رب لوکائی دے اس جگ تھوں بھلا کماوٗنی
	وچہ بیعت ڈھل نہ لاوٗنی	
اس حرص کولوں ہتھ دھووٗنی کر یاد گناہاں روؤنی		رب ول متوجہ ہووٗنی دل دھو دھو صاف کراوٗنی
	وچہ بیعت ڈھل نہ لاوٗنی	
اس حرصوں حاصل خواری ہے راہ حق دی رہزن بھاری ہے		دل لگارن سخت بیماری ہے مت راہ وچ رخت لٹاوٗنی
	وچہ بیعت ڈھل نہ لاوٗنی	
نہیں ہساں زلفاں کالیاں نی ڈہیں تکّن گھت سرپالیاں نی	[illegible]	ایہ جو سوہنیاں پیچاں والیاں نی ویس چاوڑ وچہ نہ آوٗنی

اِس حسن دی نت بہار نہیں نت کڑیاں وا چھنکار نہیں	نت لکھن ہار سنگار نہیں کر نخرے نہ وکھلاؤنی
وچہ بیعت ڈھل نہ لاؤنی	
اِس کھیڈن بھتیں چپت چاؤنی بن عاشق عشق کماؤنی	دِل دلبر دے وِل لیاؤنی تن مَن دھن گھول گھماؤنی
وچہ بیعت ڈھل نہ لاؤنی	
جتھاں عاشق بن دکھ لایا ہے اِس عشقوں شان سوایا ہے	اُتھاں قرب پیادا پایا ہے اِس عشقوں لجزہ پاؤنی
وچہ بیعت ڈھل نہ لاؤنی	
اس عشقوں سینہ صاف ہووے ایہ نفس شریرا شرافت ہووے	جیوں شیشہ صاف شفاف ہووے وچہ عشق فنا ہو جاؤنی
وچہ بیعت ڈھل نہ لاؤنی	
خواہ اس وچ بہت ندامت ہے پر لکھ کروڑاں رحمت ہے	بدنامی اتے ملامت ہے جیدلاج نہ اُس نوں لاؤنی
وچہ بیعت ڈھل نہ لاؤنی	
اس کنوں صدّیق کمال ہویا اس کنوں صہیبؓ نہال ہویا	اس کنوں وی شان بلالؓ ہویا اس عشقوں نہ ہٹ جاؤنی
وچہ بیعت ڈھل نہ لاؤنی	
اہنوں او ہو توڑ بناہندیاں نی مُڑ وصل پیادا پاندیاں نی	جتھےیاں سر سربازی لاندیاں نی اوتھاں نال رلو جھب آونی
وچہ بیعت ڈھل نہ لاؤنی	

ہر ویلے تے ہر آن سیّو چھڈ شیخی اتے گمان سیّو	رہے دلبر وَل دھیان سیّو ھُو ھُو دا شور مچاؤنی

اصطلاحات علم تصوف میں ذکر کے ساتھ فکر شرط ہے صیغت الٰہی کو بغور نظر دیکھنا بوقت ذکر کرنے کے جیسا کہ اللہ تعالےٰ پارہ چار کے اخیر رکوع میں فرماتا ہے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ (سورۃ ال عمران) ؛

سُنو حافظ دی گل سیّونی پھر ثابت ہو کے رہیّونی	منگ عشق اللہ تھیں لیّونی مت پچھے قدم ہٹاؤنی

وچہ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

ایہ حافظ دے اشعار سیّو ہر اک دے ایہ درکار سیّو	ہین موتی قیمت دار سیّو آؤ کر خرید لے جاؤنی

وچہ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

سُن دانشمند سیانے نی اوہ آکھے حرف تگھانے نی	بے دانش قدر کی جانے نی سر دشمن دے رکھ پاؤنی

وچہ بیعت ڈھل نہ لاؤنی

ہیں حافظ گوجرانوالے دا ایہ سدّ اللہ والے دا	پتا تھاتے کول محلّے دا ایہ سدّا اُسن کے آؤنی

وچہ بیعت ڈِھل نہ لاؤنی

تمام شد ثبوتِ بیعت یعنی "سدّ اللہ والے دا" تصنیف لطیف
حافظ عبد العلی المعروف حافظ جھنڈا مرحوم ساگوجرانوالہ

(نور احمد کاتب) بار ششم ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۷۴ ہجری مطابق ۵ جولائی سنہ ۱۹۵۵ء (امین آبادی)

رُوحانیت کا سبق

اگر آپ تصوف کی نایاب کتابوں کے اُردو ترجمے پڑھ کر اپنی روحانی حالت درست کرنا اور اولیائے کرامؒ و بزرگانِ عظام کے حالات سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ فرمادیں

تصانیف خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ علیہم اجمعین

رُوحانیّت کا سبق

اگر آپ تصوف کی نایاب کتابوں کے اُردو ترجمے پڑھ کر اپنی روحانی حالت درست کرنا اور زیلیائے کرام بزرگان عظام کے مبارک حالات سے واقف ہونا چاہتے ہو تو مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ فرماویں

تصانیف خاندان قادری رحمہم اللہ علیہم اجمعین

مراۃ العارفین مترجم از حضرت امام حسینؑ	۸ر	اسرار طریقت از شاہ محمد غوث رح ..	۸ر
شرح مراۃ العارفین . . .	عہ ۸ر	مجمع الاسرار از پیر بہادر شاہ سیّد انوالی ..	عہ/ر
سراج العارفین از پیر سیّد بہادر شاہ قادری	۸ر	شریعت طریقت از پیر محمد شاہ صاحبؒ	۵ر
کنز الرحمۃ (پنجابی) از حاجی نوشہ صاحب	عہ/ ۴ر	حالات حضرت بابا ول لاہوری رح ..	۴ر
مکتوبات میر سیّد علی ہمدانی رح	۱۰ر	دریائے حقیقت دوہڑے ہاشم شاہ پنجابی	۴ر
مثنوی مراد العاشقین مع تحفۃ العارفین	عہ/ر	تحفہ غلام جیلانی بہشت دی کنجی	۸ر
دریائے معرفت از فرد فقیر . . .	۳ر	سوہنی مہینوال ہاشم شاہ	۱ر

تصانیف سیّد محمد امین صاحب وکیل اندرابی قادری

جذب الاصفیا الی فضائل المصطفےؐ	۸ر	انیس المشتاقین الی } حیات سیّد المرسلینؐ }	۱۲ر
القول المقبول فی علم غیب الرسولؐ	۸ر		

تصنیف لطیف حجۃ الاسلام امام ابی حامد محمّد بن غزالی رح

مکتوبات امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ . .	عہ/ر	ریاض السالکین یعنی سراج السالکین ..	ع
اربعین فی اصول الدین	ع	جواہر القرآن	۱۲ر
قسطاس المستقیم	۸ر	تکلیچہ امام غزالی رح	عہ/ر
المقصد الاسنےٰ فی شرح اسماء الحسنےٰ . .	عہ ۸ر	بدایۃ الھدایۃ	۱۲ر
مشکوٰۃ الانوار	۱۲ر	آداب الاخلاق یعنی اخلاق محمدیؐ ..	۸ر

کتب ہذا و دیگر کتب ہر قسم عربی، فارسی، درسی ملنے کا پتہ

اللہ والے کی قومی دکان ملک چنن الدین تاجر کتب بازار کشمیری لاہور

بغیر مہر دکان مال مسروقہ تصور ہوگا ۔ سنہ ۱۹۵۵ء